السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بحالت بارش وغیرہ دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا کتاب وسنت سے ثابت ہے یا نہیں؟ حدیث مسلم وترمذی جس میں بلاعذر جمع بین الصلوتین ثابت ہے وہ پیش نہ کریں کیونکہ اس کے متعلق امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث علماء دین کی معمول بہ نہیں ہے۔ اگرچہ سند صحیح ہے مگر عدم تعامل اہل علم اس کو کمزور کرتا ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے مسلم اور ترمذی کی حدیث میں بلاعذر جمع کرنے کا لفظ بتایا ہے حالانکہ اس میں باعذر کا لفظ نہیں ہے بلکہ «غیر خوف ولا مطر» ہے اور مسلم کی ایک روایت میں «غیر خوف ولا سفر» ہے دوسرے آپ نے علماء دین کے معمول بہ نہ ہونے کا مطلب الٹ سمجھا ہے۔ اس سے دو باتیں مفہوم ہوتی ہیں۔

اول یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر خوف بغیر بارش اور بغیر سفر کے نمازیں جمع کیں۔

دوسری یہ کہ خوف بارش سفر یہ تینوں عذر شرع میں معتبر ہیں۔ کیونکہ اگر معتبر نہ ہوتے تو ان کی نفی کا کچھ معنی نہیں۔

پہلی بات کا مطلب عام طور پر یہ لیا جاتا ہے کہ بلاعذر جمع کیں۔ اور اسی سے آپ کو دھوکا لگا ہے کہ لفظ بلاعذر کو آپ حدیث کا لفظ سمجھ گئے۔ ورنہ حدیث میں یہ لفظ نہیں۔ اسی (بلاعذر) سمجھنے کی بناء پر امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث پر کسی کا عمل نہیں۔ گویا یہ منسوخ ہے اگر یہ مطلب نہ لیں بلکہ یہ مطلب لیں کہ راوی نے صرف تین عذروں کی نفی کی ہے۔ شاید ان کے علاوہ کوئی بیماری وغیرہ کا عذر ہو تو پھر یہ حدیث متروک العمل نہیں۔ کیونکہ بیماری کے عذر سے بعض تابعین اور امام اسحٰق جمع کے قائل ہیں۔ چنانچہ اسی حدیث کے ماتحت امام ترمذیؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔ رہی دوسری بات تو اس کے لحاظ سے بھی حدیث متروک العمل نہیں۔ چنانچہ امام ترمذیؒ اس حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں۔

حاشیہ:

اس کا ناسخ یہ حدیث ہے جس کے راوی ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں «من جمع بین الصلوتین من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر۔» یعنی جو بغیر عذر معتبر کے جمع کرے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں سے ایک دروازہ کو آیا۔ یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر عمل سے اس کو تقویت ہوگئی کیونکہ بلاعذر جمع کرنے کا سلفؒ سے کوئی بھی قائل نہیں اگر قائل ہوتا تو امام ترمذیؒ بغیر خوف بغیر بارش وغیرہ کے جمع کرنے کی حدیث کو متروک العمل نہ کہتے۔

چنانچہ امام ترمذیؒ اس حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں:

«قال بعض اہل العلم یجمع بین الصلوتین فی المطر وبہ یقول الشافعی واحمد واسحٰق ولم یر الشافعی للمریض ان یجمع بین الصلوتین» (ترمذی باب ماجاء فی الجمع بین الصلوتین)

یعنی بارش میں بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نماز جمع کی جائے اور امام شافعیؒ امام احمدؒ امام اسحٰقؒ اس کے قائل ہیں۔ اور امام شافعیؒ مریض کو جمع کی اجازت نہیں دیتے۔

جب بارش میں بعض اہل علم اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ وغیرہ جمع کے قائل ہیں تو دوسری بات کے لحاظ سے یہ حدیث قابل عمل ہے۔ اور بارش کے وقت جمع کرنے پر استدلال اس سے صحیح ہے۔ اس کے علاوہ اور دلائل بھی ہیں۔ نیل الاوطار میں ہے:

«ولمالک فی الموطا عن نافع ان ابن عمر اذا جمع الامراء بین المغرب والعشاء فی المطر جمع معھم وللاثرم فی سننہ عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمٰن انہ قال من السنۃ اذا کان مطر ان یجمع بین المغرب والعشاء» (نیل الاوطار جلد سوم صفحہ 93)

ترجیح اسی کو ہے کہ بیمار کے لئے دو نمازوں کا جمع کرنا درست ہے۔

یعنی موطا امام مالکؒ میں نافعؒ سے روایت ہے کہ جب امیر مغرب، عشاء جمع کرے تو ابن عمر بھی انکے ساتھ جمع کرتے اور ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ بارش کے دن مغرب اور عشاء کے درمیان جمع کرنا سنت ہے۔

وباللہ التوفیق